102
Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۲۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
یوم پیر

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ ۔ ۲۸ محرم سنہ ۱۳۹۵ھ ۔ ۱۰ تبلیغ ۱۳۵۴ ہش ۔ ۱۰ فروری سنہ ۱۹۷۵ء ۔ نمبر ۳۳

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# نیک اعمال بجالانے کی توفیق عطا ہونا فضلِ الٰہی پر موقوف ہے

## جب تک اللہ تعالیٰ کا خاص فضل نہ ہو اندر کی آلودگیاں دُور نہیں ہو سکتیں

"اعمالِ حسنہ کی توفیق بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی ملتی ہے۔ ہر قسم کے شرک انفسی آفاقی کا نکالنا خلوص لذّت اور احسان کے ساتھ عبادت بجالانا یہ کوئی اختیاری بات نہیں ہے اس کے واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی نہایت ہی ضروری ہے۔ قرآن شریف میں لکھا ہے کہ اگر تم چاہتے ہو کہ خدا تعالیٰ کے محبوب بن جائیں تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرو۔ نیک اعمال کی توفیق فضلِ الٰہی پر موقوف ہے جب تک اللہ تعالیٰ کا خاص فضل نہ ہو اندر کی آلودگیاں دُور نہیں ہو سکتیں۔ جب کوئی شخص نہایت درجہ کے صدق اور اخلاص کو اختیار کرتا ہے تو ایک طاقت آسمانی اس کے واسطے نازل ہوتی ہے۔ اگر انسان سب کچھ خود کر سکتا تو دعاؤں کی ضرورت نہ ہوتی۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اس شخص کو راہ دکھاؤں گا جو میری راہ میں مجاہدہ کرے۔ یہ ایک باریک رمز ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ تم سب اندھے ہو مگر وہ جس کو خدا آنکھیں دے۔ اور تم سب مُردے ہو مگر وہ جس کو خدا تعالیٰ زندگی دے۔ دیکھو یہودیوں کے متعلق خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ مثل گدھوں کے ہیں جن پر کتابیں لدی ہوئی ہوں۔ ایسا علم انسان کو کیا فائدہ دے سکتا ہے۔ جب تک دل آراستہ نہ ہو ہدایت اور سکینت نازل نہیں ہوتی۔ شیطان سے مناسبت آسان ہے مگر ملائک سے مناسبت مشکل ہے کیونکہ اس میں اُوپر کو چڑھنا ہے اور اس میں نیچے گرنا ہے۔ نیچے گرنا آسان ہے مگر اُوپر چڑھنا بہت مشکل ہے۔ یہ مقام تب حاصل ہو سکتا ہے کہ انسان درحقیقت پاک ہو کر محبتِ الٰہی کو اپنے اندر داخل کر لیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۰۱، ۲۰۲)

## اخبارِ احمدیہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و عافیت کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۱۰ تبلیغ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت گلے میں تکلیف اور سر درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین

عزیز محمود احمد سلمہ اللہ تعالیٰ ابن محترم صاحبزادہ مرزا مجیب احمد صاحب کے متعلق کراچی سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ احباب جماعت عزیز موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے بالالتزام دعائیں کریں۔

میری والدہ محترمہ (اہلیہ محترم محمد اسمٰعیل صاحب منیر مبلغ سیرالیون) کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ آجکل بیماری نے شدت اختیار کی ہوئی ہے۔ احبابِ جماعت اور بزرگانِ سلسلہ احمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ والدہ صاحبہ محترمہ کو کامل شفایابی عطا فرمائے۔ آمین۔

(محمد داؤد منیر ابن محترم محمد اسمٰعیل صاحب منیر مبلغ سیرالیون)

## جماعتِ احمدیہ کی ۵۶ ویں مجلس مشاورت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کی ۵۶ ویں مجلس مشاورت انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۲۸، ۲۹، ۳۰ مارچ ۱۹۷۵ء (مطابق ۲۸، ۲۹، ۳۰ امان ۱۳۵۴ ہش) بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ایوانِ محمود ربوہ میں منعقد ہوگی۔

(۱) ایجنڈا کے لئے تجاویز بھجوانے کی آخری تاریخ ۲۰ فروری ہے۔ تجاویز حسبِ قواعد جماعتوں کے اجلاسِ عام میں پیش ہو کر اور کثرت رائے سے پاس ہو کر آنی چاہئیں۔

(۲) نمائندگان کی اطلاعات بھجوانے کی آخری تاریخ ۱۰ مارچ مقرر کی گئی ہے۔ امراء اضلاع کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس بات کا اہتمام فرماویں کہ جماعتوں میں باقاعدہ حسبِ قواعد انتخاب ہو کر نمائندگان کی اطلاعات ان کی وساطت سے ۱۰ مارچ تک دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں بھجوا دی جائیں۔

محبوب عالم خالد
سیکرٹری مجلس مشاورت

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۱۰ ماہ تبلیغ ۱۳۵۴ ہش

# نوعِ انسان کے لئے ہلاکت کی راہ

آجکل دنیا میں یہ تذکرہ عام ہے کہ دنیا بڑی تیزی سے ہلاکت کی طرف بڑھ رہی ہے۔ اس کی وجہ ایٹمی جنگ کا بڑھتا ہوا خطرہ ہے۔ ایٹم بم اور ایٹمی اسلحہ ایجاد ہونے کے بعد سے دنیا کی دو عظیم طاقتوں نے اپنے اپنے ہاں ایٹمی اسلحہ کے وسیع ذخائر جمع کر لئے ہیں اور وہ ان میں نت نئے مہلک ہتھیاروں کا اضافہ کرنے کی دوڑ میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے میں مصروف ہیں۔

ان دونوں بڑی طاقتوں نے دنیا کو اپنے اپنے حلقہ ہائے اثر میں بانٹ رکھا ہے اور آئے دن انہیں اپنے اپنے حلقۂ اثر میں اضافہ کی دھن سوار ہے۔ دنیا اپنی تمام تر وسعت اور پھیلاؤ کے باوجود بہرحال ہے محدود۔ نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ ایک کے حلقۂ اثر میں اضافہ دوسرے کے حلقۂ اثر میں کمی کے بغیر ممکن نہیں رہا ہے۔ اس صورتِ حال کے پیشِ نظر دونوں بڑی طاقتوں کے درمیان تصادم کا امکان دن بدن بڑھتا جا رہا ہے۔ حتیٰ کہ ان کی تمام تر کوشش تصادم کے امکان کو ختم کرنے کی بجائے اسے ٹالنے تک محدود ہو کر رہ گئی ہے۔ چنانچہ خطرہ یہ محسوس کیا جا رہا ہے کہ جلد یا بدیر وہ وقت بھی آ جائے گا کہ جب تصادم کو مزید ٹالنا ممکن نہ رہے گا اور اگر خدا نخواستہ دونوں بڑی طاقتیں ایک دوسرے سے ٹکر لے بیٹھیں اور ایٹمی اسلحہ کا بے محابہ استعمال ہوا تو یہ کرۂ ارض جہنم زار میں تبدیل ہوئے بغیر نہ رہے گا۔ چنانچہ اقوامِ عالم ایٹمی جنگ کے خطرہ کی وجہ سے جو روز بروز بڑھ رہا ہے کچھ کم لرزہ براندام نہیں ہیں۔

ایک طرف دُنیا کے جہنم زار میں تبدیل ہونے کا خطرہ اقوامِ عالم کے سروں پر منڈلا رہا ہے اور دوسری طرف ہم دیکھتے ہیں کہ اقوامِ عالم کی اکثریت اِس وقت دہریت کے چنگل میں گرفتار ہے۔ روس اور دوسرے کمیونسٹ ممالک تو ویسے ہی لامذہب، نہ صرف یہ کہ وہ لامذہب ہیں بلکہ مذہب کے سرے سے ہی شدید مخالف ہیں۔ خدا کی ہستی کو وہ سرے سے مانتے ہی نہیں۔ رہیں مغربی اقوام سو ان کا بھی یہ حال ہے کہ پہلے بیک وقت تین تین خداؤں کو بھی ماننے میں باک نہ تھا اور اب عیسائیت کو خیر باد کہنے کے بعد سے وہ خدائے احد کو بھی ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ وہ بھی اپنی جگہ دہریت کے چنگل میں گرفتار ہو چکی ہیں۔ کمیونسٹ اقوام ہوں یا سرمایہ دارانہ نظام کی حامی مغربی اقوام دونوں ہی ایمان باللہ اور ایمان بالآخرۃ سے عاری ہیں۔ رہیں مشرقی اقوام جو کسی نہ کسی مذہب کی طرف منسوب ہوتی ہیں وہ بھی خدا کی ہستی کے زبانی اقرار کے باوجود آخرت فراموشی کے مرض میں مبتلا ہیں اور دہریت کی طرف تیزی سے بہی جا رہی ہیں۔ آخرت کے انکار یا آخرت فراموشی کے رجحان نے مغربی اور مشرقی قریباً سب اقوام کو ہی معاصی کے ارتکاب میں دلیر بنا چھوڑا ہے۔ فحاشی و بے حیائی اور سرکشی و نافرمانی ہے کہ پھیلتی چلی جا رہی ہے۔

جب ہم ایک طرف دنیا کے جہنم زار میں تبدیل ہونے کے خطرہ کو دیکھتے ہیں اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ سے کھلی بغاوت اور اعتداء پر نظر ڈالتے ہیں تو یہ حقیقت آشکار ہوئے بغیر نہیں رہتی کہ یہ دونوں کیفیتیں ایک دوسرے سے بے تعلق نہیں ہیں۔ ان کا ایک دوسرے کے ساتھ گہرا ربط ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ آخرت کی نفی یا آخرت فراموشی کے نتیجہ میں ہی دنیا کے جہنم زار میں تبدیل ہونے کا خطرہ پیدا ہوا ہے اور ہوا بھی ہے قرآنی پیشگوئی کے عین مطابق کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں روزِ جزاء کے انکار کو سرکشی اور بدکاری کا منبع قرار دیا ہے اور اس کا انجام جہنم کو ٹھہرایا ہے جو اگلے جہان میں تو ملے گی ہی اِس جہان میں بھی ایسے سرکش باغیوں اور بدکاروں کو مل کر رہتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ اِس حقیقت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝ وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖٓ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۝ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ۝ ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ۝ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝ (التطفیف آیات ۱۱ تا ۱۷)

ترجمہ:- اُس دن تکذیب کرنے والوں کے لئے ہلاکت ہو گی جو روزِ جزاء کا انکار کرتے ہیں۔ اور اس (یعنی روزِ جزاء) کی تکذیب وہی کرتا ہے جو سرکش اور بدکار ہے۔ جبکہ اس پر (قیامت سے متعلق) ہماری آیات پڑھی جاتی ہیں تو کہہ دیتا ہے یہ تو پہلوں کے افسانے ہیں۔ ہرگز نہیں بلکہ اصل بات یہ ہے کہ ان کے دلوں پر ان کے اعمال کی وجہ سے زنگ لگا ہوا ہے۔ یاد رکھو یہ لوگ اُس روز اپنے رب سے بھی ضرور محجوب ہوں گے۔ پھر وہ جہنم میں داخل ہوں گے۔ پھر انہیں بتا دیا جائے گا کہ یہی وہ چیز ہے جس کا تم انکار کرتے تھے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے سرکشی و نافرمانی اور بدکاری و بے حیائی کا منبع آخرت کی نفی کو قرار دیا ہے اور اسے ہلاکت کی راہ ٹھہرا کر واضح کیا ہے کہ ان لوگوں کا ایک جہنم میں سے گزر کر عذاب سے دوچار ہونا یقینی ہے۔ جس روز جہنم کی آگ بھڑکائی جائے گی اور وہ عذاب سے دوچار ہوں گے تو انہیں پتہ چلے گا کہ یہ عذاب ان پر آخرت کے انکار کی وجہ سے ہی نازل ہوا ہے۔

آج مغربی اور مشرقی اقوام آخرت کے انکار اور آخرت فراموشی کی وجہ سے ایٹمی جنگ کے خطرہ کے پیشِ نظر ایک جہنم زار کو اپنی طرف آتا ہوا دیکھ رہی ہیں اور اِس تصور سے کہ وہ عنقریب اِس جہنم کا ایندھن بننے والی ہیں لرز رہی ہیں۔ افسوس کا مقام یہ ہے کہ وہ جہنم زار کو اپنی طرف آتا محسوس تو کر رہی ہیں لیکن ہنوز اِس حقیقت سے بے خبر یا اِس احساس سے عاری ہیں کہ یہ ہولناک صورتِ حال نتیجہ ہے آخرت کے انکار اور آخرت فراموشی کے نتیجہ میں پھیلنے والی سرکشی، بغاوت اور بے حیائی و بدکاری کا۔ یہ عدمِ احساس ایک طرف انہیں کشاں کشاں ایٹمی جنگ کے نتیجہ میں بھڑکنے والے جہنم زار کی طرف لئے جا رہا ہے اور دوسری طرف وہ جہنم زار خود تیزی سے ان کی طرف بڑھا چلا آ رہا ہے۔ یہ دو طرفہ حرکت نوعِ انسان کی تباہی کے دن کو قریب سے قریب تر لانے کا موجب بنی ہوئی ہے۔

الغرض آخرت کی نفی اور آخرت فراموشی نوعِ انسان کے لئے یقینی طور پر ہلاکت کی اُس راہ کی حیثیت رکھتی ہے جس پر گامزن رہنے کے نتیجہ میں اِس دنیا میں ہی جہنم ان کے قریب سے قریب تر آتی جا رہی ہے۔ اس ہلاکت سے بچنے کا ایک ہی طریق ہے کہ اقوامِ عالم خدائے واحد و یگانہ پر ایمان لائیں اور آخرت کے برحق ہونے کو دل سے تسلیم کر کے اُس سرکشی و بغاوت اور اُس بدکاری و بے حیائی سے باز آئیں جس نے ان کے دلوں پر زنگ لگا چھوڑا ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ ڈال کر انہیں اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ کا مصداق بنا دیا ہے اور جس کا انجام اِس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی بجز عذابِ جہنم کے اور کچھ نہیں ہے۔ یہ وقت ہے کہ وہ توبہ کریں اور اپنی بدعقیدگیوں اور بداعمالیوں سے باز آ جائیں۔ ورنہ جب اِسی دُنیا میں عذابِ جہنم نے انہیں آ لیا تو پھر توبہ بھی انہیں بچا نہ سکے گی۔

اے رحمٰن و رحیم خدا تُو نوعِ انسان کے دلوں سے زنگ دُور کر اور آنکھوں پر سے پردے ہٹا تا وہ حقیقت کو دیکھنے اور سمجھنے لگ جائیں اور اُس تباہی سے بچ جائیں جو اُن کے سروں پر منڈلا رہی ہے۔ آمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے صبر و استقامت کے نمونے

مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف استاد جامعہ احمدیہ ربوہ

آپ نے قربان گاہ پر جان بھینٹ چڑھانے والے بعض کے ذکر کے ذریعے اپنے ایمان کو تازہ کریں ان پر جب آزمائش کا وقت آیا تو انہوں نے موسیٰ کے حواریوں کی طرح یہ نہیں کہا کہ جا تو اور تیرا رب لڑے ہم یہاں بیٹھے ہیں ۔ وہاں تو مقداد بن اسود نے یہ کہا تھا

نقاتل عن یمینک وعن
شمالک وبین یدیک
وخلفک "

( بخاری کتاب المغازی )

اے محبوب خدا ہم آپ کے
دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں
بھی ۔ سامنے بھی لڑیں گے
اور پیچھے بھی ۔

منھم من قضی نحبہ کے ایک مصداق حضرت انسؓ کے چچا انسؓ بن نضر اتفاق سے بدر میں شریک نہ ہو سکے تھے اور انہیں اس کا بہت قلق تھا ۔ جب لوگ بدر کا ذکر کرتے تو یہ کہتے کہ اگر اب کوئی اور موقع آیا تو

"لیرین اللہ ما اصنع"

خدا دیکھے گا میں کیا کرتا ہوں

چنانچہ یہ احد میں شریک ہوئے جب فتح کے بعد کفار نے دوسرے حملہ سے مسلمانوں کی صفوں میں بھگدڑ مچ گئی تو انہوں نے خدا کو مخاطب کر کے کہا :-

اللھم انی اعتذر الیک
مما صنع ھؤلاء وابرأ
الیک ۔

(بخاری کتاب المغازی)

اے اللہ انہوں نے جو کچھ کیا میں اس سے برأت کا اظہار کرتا ہوں ۔ یہ کہا اور تلوار سونت کر آگے بڑھے ۔ راستہ میں سعدؓ بن معاذ کو دیکھا تو کہا سعدؓ! مجھے احد کی طرف سے جنت کی خوشبو آرہی ہے ۔ یہ کہا اور دشمن کی صفوں میں گھس گئے ۔ وہ داد شجاعت دی کہ جسم پر تیروں اور تلواروں کے اسّی سے اوپر زخم تھے ۔ بہن ربیع بنت نضر نے بھائی کو اس کی انگلیوں کے پوروں سے شناخت کیا ۔ حدیث میں آیا ہے آیت منھم من قضی نحبہ ان کے بارہ میں نازل ہوئی ۔

( مسلم باب ثبوت الجنۃ )

اور اسی جنگ احد کا واقعہ ہے طلحہؓ حضور کے سامنے کھڑے ہو گئے تھے اور اپنے ہاتھ پر چہرہ مبارک پر آنے والے تیر روکتے تھے اور ہاتھ ہمیشہ کے لئے بے کار ہو گیا ۔

ابو طلحہؓ بھی سینہ تان کر آگے آگئے اور دشمنوں پر وہ تیر اندازی کی کہ سات کمانیں توڑ دیں ۔ حضور سر اونچا کر کے دشمن کو دیکھنا چاہتے تو ابو طلحہؓ عرض کرتے حضور اونچے نہ ہوں کہیں دشمن کا کوئی تیر آپ کو آ لگے آج میرا سینہ دفاع کے لئے حاضر ہے اس کو پار کر کے کوئی تیر آپ کے سینہ مبارک تک آ سکتا ہے ۔

( بخاری کتاب المغازی )

اور احد میں شہید ہونے والے ایک انصاری سعدؓ بن ربیع انصاری بھی تھے ۔ جب جنگ کے بادل چھٹے تو محبوب کبریا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " میدان جنگ میں زخمیوں کا پتہ کرو " میں نے سعدؓ بن ربیع کو تلواروں اور تیروں میں گھرا دیکھا تھا ۔ وہ آدمی تلاش کرتا سعدؓ بن ربیع کے پاس پہنچا اور کہا خدا کے برگزیدہ رسولؐ نے مجھے تمہاری طرف بھیجا ہے ۔ سعدؓ بن ربیع نے کہا میرا آخری وقت ہے ۔ بارہ تیر سے جسم سے پار ہو چکے ہیں ۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو میرا سلام عرض کرنا اور میری قوم کو کہنا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی امانت ہیں ۔ اگر تمہارے جیتے جی ان کو گزند پہنچ گیا تو خدا تمہارا کوئی عذر قبول نہیں کرے گا ۔

( موطا امام مالک ترغیب فی الجہاد )

اس جنگ میں ایک نازک وقت میں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے پکارا ۔ انصار ! کون ہے جو جان فدا کرنے کے لئے تیار ہو ۔ عمارہؓ بن زیاد بن سکن انصاری سات انصار کے ساتھ آگے آئے ایک ایک کر کے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر فدا ہو گئے یہ زخمی تھے ۔ یہاں کچھ اختلاف ہے کہ عمارہؓ تھے یا زیادؓ یعنی بیٹا یا باپ حضور کے قدموں میں لا کر انہیں لٹا دیا گیا ۔ انہوں نے سرک کر اپنے گال حضور کے قدموں پر رکھ دیئے اور جان جان آفرین کے سپرد کر دی ۔ حضرت زبیرؓ کے جسم پر جگہ جگہ تلوار یا نیزہ کا زخم تھا ۔ یرموک کے روز رومیوں کی ٹڈی دل جیسی ہوتی صفیں چیر کر ان کے عقب میں نکل جاتے اور پھر اسی طرح ان کی صفوں کو پلٹتے ہوئے واپس ہوتے اس جنگ میں اپنے دس سالہ بیٹے عبد اللہ بن زبیر کو بھی ساتھ لے گئے تھے انہیں گھوڑے پر سوار کر کے نوکر ساتھ کر دیا تھا ۔

حضرت خالدؓ بن ولید سیف من سیوف اللہ یرموک میں شعلہ جوالہ بنے ہوئے تھے ۔ لیکن کیسی حسرت سے وفات کے وقت کہتے ہیں کہ سو کے قریب جنگوں میں شریک ہوا ۔ میرے جسم کی ہر بالشت جگہ پر زخم آئے ۔ "وھا انا اموت علیٰ فراشی کما یموت البعیر "

( اسد الغابہ جلد ۲ صفحہ ۹۵-۹۶ )

لیکن اب افسوس اونٹ کی طرح بستر پر موت آرہی ہے ۔ بزدل کی آنکھ کبھی ٹھنڈی نہ ہو ۔ امیر المومنین عمر فاروقؓ دعا کیا کرتے تھے ۔

اللھم انی اسئلک
شھادۃ فی سبیلک
ووفاۃ ببلد رسولک "

( موطا امام مالک صفحہ ۱۷۶ )

اے اللہ تیری راہ میں شہادت
نصیب ہو اور تیرے رسول
کے شہر میں ۔

اللہ نے دونوں دعائیں قبول کیں نہ صرف شہر میں وفات ہوئی بلکہ حضرت عائشہؓ نے اپنے لئے قبر کی جو جگہ رکھی تھی ان کی درخواست پر انہیں دے دی ۔

جنگ موتہ جو شدید جنگوں میں ہوئی جعفر بن ابی طالب نے اسلامی جھنڈا اٹھایا ہاتھ میں تھا جب دایاں کٹ گیا تو بائیں میں جھنڈا تھام لیا ۔ بایاں کٹ گیا تو کٹے ہاتھوں سے اسلامی جھنڈے کو سینے سے لگا لیا ۔ ستر سے اوپر زخم کھا کر گرے تو جھنڈا دوسرے نے سنبھال لیا ۔

( اسد الغابہ جلد اول صفحہ ۲۸۷ )

ابو بکرؓ کے غلام سالمؓ نے جنگ یمامہ کے روز اسی طرح اسلامی جھنڈے کو تھاما اور ہاتھ کٹوا دیئے اور یہ کہتے رہے ۔

وما محمد الا رسول
وکاین من نبی قاتل
معہ ربیون کثیر

( اسد الغابہ جلد ۲ صفحہ ۲۴۶ )

## مستورات کا جنگ میں صبر

والصابرین فی الباساء کا نمونہ جنگ میں عورت مردوں نے ہی نہیں دکھایا صحابیات نے جو نمونہ دکھایا وہ بھی عدیم المثال اور بے نظیر ہے عمروؓ بن جموح کی بیوی ہند کے خاوند اور بھائی عبد اللہؓ اور بیٹے احد کی جنگ میں شہید ہو گئے مدینہ میں یہ خبر مشہور ہو گئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے ۔ عورتیں مدینہ سے نکل کر احد کی جانب چل پڑیں ۔ راستہ میں قافلہ آتے دیکھا تو ایک آنے والے سے پوچھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے ۔ اُسے علم تھا کہ رسول اللہ تشریف لا رہے ہیں اس نے عمروؓ سے متعلق اسے خبر دی کہ آپ کے خاوند شہید ہو گئے ۔ یہاں قارئین بھی ذہن میں رکھیں خاوند گھر سے یہ دعا کر کے چلے تھے ۔ اللہ گھر واپس نہ لا اور باپ اور بیٹے شوق شہادت سے ہی روانہ ہوئے تھے ۔ ہند نے کہا میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا پوچھتی ہوں اس نے پھر کہا ہند ۔ تمہارے بھائی عبد اللہ بھی شہید ہو گئے ۔ ہند نے پھر پوچھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیسے ہیں ۔ جواب ملا تمہارے بیٹے بھی شہید ہو گئے ہیں ۔ اس نے کہا میں رسول اللہ کا پوچھتی ہوں انہوں نے کہا آپ بخیریت ہیں اور تشریف لا رہے ہیں ۔ اس پر اس صحابیہ نے کہا

کل شیء بعدک جلل

اگر رسول اللہ آپ زندہ ہیں تو پھر ہر مصیبت ہیچ ہے ۔

( زرقانی بحوالہ رحمۃ للعالمین جلد دوم )

کیا اس صبر کی کوئی مثال ہے

دوسری صحابیہ حضرت عائشہؓ کی بہن حضرت اسماء رضی اللہ عنہا ہیں جو ذات

Digitized by Khilafat Library Rabwah



طلاق دیدی تھی۔ عمر کے آخری ایام
تھے۔ آنکھیں بند ہو چکی تھیں سنہ ۷۳ھ
کا واقعہ ہے عبد اللہ بن زبیر جیسا عابد
و زاہد مکہ میں محصور ہے۔ ظالم حجاج
نے منجنیق سے خانہ کعبہ پر سنگباری
شروع کر دی۔ حضرت عبد اللہ نے چاہا
کہ ان کے سبب خانہ کعبہ کو گزند نہ پہنچے
ماں جو ابھی تک ان کے پاس آئے کہا اماں
موت ہی میں راحت ہے حضرت اسماء
بولیں بیٹا تم نے مجھے یہ کہا ہے تو سن۔
"میں تو اس وقت سے پہلے مرنا
نہیں چاہتی جب تک ان دو نتیجوں میں
سے ایک نہ دیکھ لوں یا تو شہید ہو
جاتے اور میں اسے عاقبت کے لئے
سعادت سمجھوں یا تو کامیاب ہو
جائے اور میری آنکھ ٹھنڈی ہو۔"
اپنی شہادت سے ایک رات
قبل ماں بیٹے کے پاس آئیں کہا بیٹا
موت کے ڈر سے کوئی ایسی بات قبول
نہ کرنا جس میں ذلت ہو۔ بخدا عزت
کی تلوار کی مار ذلت کے کوڑے کی مار
سے بہتر ہے"۔ اور بیٹے کے جسم پر
پیار سے ہاتھ پھیرا۔ ہاتھ زرہ پر پڑا
تو پوچھا بیٹا یہ کیا عرض کی اماں! زرہ
ہے۔ فرمایا "بیٹا! جب راہ حق میں
جان دینی ہو تو پھر زرہ کی کیا ضرورت"
حضرت عبد اللہؓ نے کہا "ماں دشمن کا
ارادہ ہے کہ میری شہادت کے بعد
میری کھال الٹی کھینچی جائے۔ فرمایا
"بیٹا جب بکرا ذبح ہو جائے تو اسے
کیا اس کی کھال سیدھی کھینچیں یا الٹی"
راوی بیان کرتا ہے جب ابن
ابن زبیرؓ کی شہادت کے بعد ان کی لاش
کو حجاج نے کئی دن تک صلیب پر لٹکوایا
حضرت اسماء کو ہاتھ پکڑ کر کوئی لاش
کے پاس لایا کہ ابن زبیرؓ کی لاش لٹک
رہی ہے فرمایا "ابھی وقت نہیں آیا
کہ یہ سوار گھوڑے سے اترے"

اَمَا آنَ لِهٰذَا الرَّاكِبِ اَنْ
يَنْزِلَ"

(اسد الغابہ جز ثالث صفحہ ۱۶۲، ۱۶۳)

تیسری صحابیہ جن کا ذکر آخر میں مقصود
ہے وہ خنساءؓ تھیں۔ دو بھائی اسلام
سے قبل جنگوں میں قتل ہو چکے تھے۔
انہوں نے ایسے دردناک شعر کہے کہ وہ
آج بھی ادب عربی کی جان ہیں وہ رلاتی
تھیں اور دوسروں کو رلاتی تھیں۔ یہ جوانی
میں ہی بیوہ ہو گئی تھیں۔ چار چھوٹے
چھوٹے بچے پال کر جوان کئے تو سنہ ۱۶ھ
کو ایران میں جنگ کا آغاز ہوا مسلمان
طوفان کی طرح بڑھتے جا رہے تھے۔

قادسیہ کا قلعہ اڑ گیا۔ کئی روز سے
جنگ ہو رہی تھی۔ بیٹوں کے نام عبد اللہ
معاویہ، زید، عمرو تاریخ نے محفوظ
کئے۔ انہیں بلایا اور کہا میرے بیٹو!
میں نے تمہارے باپ سے خیانت نہیں کی
تمہارے ماموں کو رسوا نہیں کیا۔
تمہارے حسب و نسب کو عیب دار
نہیں کیا تم جانتے ہو اللہ تعالیٰ
کے ہاں کفار سے لڑائی کا کیا ثواب
ہے یاد رکھو آخرت کا گھر باقی
رہنے والا ہے۔ اور دنیا فانی ہے
اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يَا اَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا
اصْبِرُوا وَصَابِرُوا
وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا اللّٰهَ
لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۔

میرے بیٹو! صبح ہو تو دشمن پر ٹوٹ
پڑو خدا سے مدد چاہو۔ جب دیکھو
گھمسان کا رن پڑ گیا۔ جنگ کے شعلے بلند
ہوتے تو لڑائی کے تنور میں کود جاؤ۔
جب لشکر ٹکرائیں تو بڑے سے بڑے
بہادر کو اپنی زد میں لو۔ تو ان شاء اللہ
اگلے جہاں میں سرخرو کامیاب ہو گے
صبح ہوئی بیٹے رجزیہ اشعار پڑھتے
ماں کی وصیت کو یاد کرتے گھوڑوں کو
ایڑ لگاتے آگے بڑھے کہ ایک کے بعد
دوسرا شہید ہو گیا۔ لیکن قادسیہ پر
اسلامی جھنڈا لہرا گیا۔ بیوہ خنساءؓ
کی عمر کی محنت ٹھکانے لگ گئی۔ خنساءؓ
کے شاہینوں کا سرخ خون کام آ گیا
خنساءؓ کو بیٹوں کی شہادت کا علم
ہوا تو کہا:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي
شَرَّفَنِي بِقَتْلِهِمْ
وَاَرْجُو مِنْ رَبِّي اَنْ
يَجْمَعَنِي بِهِمْ فِي
مُسْتَقَرِّ رَحْمَتِهِ

(اسد الغابہ جلد ۵ صفحہ ۴۴۲، ۴۴۳)

خدا کا شکر ہے جس نے مجھے بچوں کی
شہادت کا شرف عطا فرمایا اور مجھے
پروردگار کی رحمت سے امید ہے کہ اس
کی آغوش رحمت میں ہم باہم ملیں گے
اے مسیح پاک کے درخت وجود
کی سرسبز شاخو! ایک دن حضور
صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے سایہ
میں لیٹے ہوئے تھے کہ ستم رسیدہ خبابؓ
بن ارت آئے یا رسول اللہ آپ ہمارے
لئے دعا کیوں نہیں کرتے۔ خدا سے مدد
کیوں نہیں مانگتے، حضور لیٹے ہوئے تھے
اٹھ کر بیٹھ گئے چہرہ مبارک سرخ
ہو گیا۔ فرمایا۔ خدا کی قسم تم سے پہلے
لوگ آروں سے چیرے گئے لوہے
کی کنگھیوں سے ان کا گوشت نوچا گیا
لیکن یہ چیز بھی انہیں دین سے برگشتہ
نہ کر سکی۔
فرمایا:۔ آج کے دن کھانے والو سن لو

وَلَيُتِمَّنَّ اللّٰهُ هٰذَا الْاَمْرَ

اللہ اسلام کو غالب کرے گا۔
اس کی منشاء پوری ہو کر رہے گی اور خدا
کی تقدیر آسمان سے زمین پر آ رہی
کہ اس فانی فی اللہ نے رسول سچا کی

نیم شب دعاؤں کے نتیجہ میں اور ان مظلوم
صحابیوں کی آہ و بکا کے نتیجہ میں آئی
کہ خدا کے برگزیدہ رسولؐ نے اپنے ایک
عامل معاذؓ کو روانہ کرتے ہوئے فرمایا

اِتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَاِنَّهُ
لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ

(کتاب المغازی)

کہ میرے عامل! مظلوم کی پکار سے بچنا کہ اس
کی پکار اور خدا کے درمیان کوئی پردہ
حائل نہیں۔ در قبولیت اس کیلئے وا ہوتا ہے

تیرس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن
اجابت از در حق بہر استقبال مے آید

# ہمارے شفیق استاد محترم ماسٹر فقیر احمد صاحب مرحوم

مکرم ظفر لطیف احمد صاحب ابن مکرم الحاج مولوی محمد شریف صاحب عابد

اگرچہ میرے کئی اور اساتذہ بھی
ہیں جو اپنے اپنے رنگ میں بڑے مہربان
ہیں مگر جو خوبیاں اور خصوصیات میرے
مرحوم استاد ماسٹر فقیر احمد صاحب
میں تھیں وہ اپنے اندر ایک عجیب
رنگ رکھتی تھیں۔ باوجودیکہ آپ سے
پڑھے گیارہ برس کا عرصہ گزر
چکا ہے مگر ان کی شفقت کیوجہ
سے ان ایام کی یاد آج بھی اس طرح
تازہ ہے جیسے کل ہی کی بات ہو۔
مرحوم اگرچہ ایک پرانے رنگ
استاد تھے مگر جدید وقت کے
تقاضوں سے بخوبی واقف تھے اپنے
شاگردوں سے اولاد کی طرح محبت
کرتے اور ان کی تربیت کی فکر میں ہر دم
رہتے یہی وجہ ہے کہ ان کی اس مربیانہ
تربیت کا اثر آج بھی میں اپنے اندر
پاتا ہوں۔
مرحوم ایک اچھے مدرس کی حیثیت
سے درس و تدریس کا کام
احسن طور پر انجام دیتے نیز تاریخی حقائق
سے آگاہ کرکے نعتیہ اشعار ہماری تربیتاً
فرماتے۔ قومی شاعری کے لحاظ سے
مولانا حالی مرحوم کے بڑے ہی مداح
تھے اور اکثر اشعار سنایا کرتے اور ان
کے مطالب بتاتے مغلیہ خاندان کے
بادشاہوں میں سے اورنگ زیب
عالمگیر کو بہت پسند کرتے اور بتاتے کہ اورنگ
زیب نے اپنا بوجھ کبھی سرکاری خزانہ پر
کبھی نہ ڈالا بلکہ انہوں نے قرآن کریم
کی کتابت سے نیز ٹوپیاں اور پہاندے
بنا کر اپنی روزی کا انتظام کیا پھر آپ
ہمیں تقسیم ہند کے واقعات سناتے اور
ہر وقت اس فکر میں رہتے کہ ہم ہندو
ذہنیت سے بخوبی آگاہ ہو جائیں۔
آپ نظم و ضبط کے بہت پابند تھے اور
قوم کو اس کا پابند دیکھنا چاہتے تھے۔
چنانچہ آپ ترقی یافتہ اقوام خصوصاً
انگریزوں کی روزمرہ زندگی سے مثالیں
دیتے اور بتاتے کہ انہوں نے نظم و ضبط کی
پابندی کی وجہ سے کس قدر ترقی کی ہے آپ
بتاتے کہ ان اقوام نے اپنی زندگی کا ایک
ٹائم ٹیبل بنا رکھا ہے اور اس کی سختی سے
پابندی کرتے ہیں یہاں تک کہ انہوں نے
اپنے دوستوں سے ملاقات کے لئے بھی وقت
مقرر کر رکھا ہے جب ملاقات کا وقت
ختم ہو جاتا ہے تو وہ اپنی اپنی گھڑی دیکھ
کر معذرت کر دیتے ہیں۔
آپ چھٹیوں کے کام اور جغرافیہ
و سوشل سٹڈیز کے نوٹس وغیرہ کے علاوہ
کاپی وغیرہ کا استعمال نہ کرنے دیتے۔ اسی
طرح پین کا استعمال کرنے سے بھی منع کرتے
اور کہتے کہ قلم کا استعمال کیا کرو کیونکہ
کاپی اور پین کے استعمال سے ایک طرف
تو ہمارے والدین پر اقتصادی بوجھ پڑتا ہے
ہے اور دوسرے خط خراب ہو جاتا ہے۔ آپ کی
ہمیشہ یہ کوشش رہی کہ اپنے طلباء کا ہر
ممکن خیال رکھیں چنانچہ تعلیم و تدریس
کے ساتھ ساتھ کوشش فرماتے کہ غریب
طلباء کے اخراجات کا بار ان کے والدین پر
کم از کم ہو اور طالب علم اپنا اقتصادی
بوجھ خود اٹھا سکیں۔ اس کے لئے آپ
ہمیں بتاتے کہ چین اور جاپان وغیرہ میں
گھروں میں چھوٹے چھوٹے اوزار ہوتے ہیں۔

باقی ۔۔ پر

۱۵۶
Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو بچوں کو کھیلنے کے لئے دیئے جاتے ہیں۔ جن سے ایک طرف تو بچے گھر میں چیزوں کے توڑ پھوڑ کی مرمت خود ہی کر لیتے ہیں تو دوسری طرف اُن کے فطری رجحانات کا اندازہ ہو جاتا ہے۔ اور ان کے لئے مناسب تربیت کے میدانوں کی راہنمائی ہوتی ہے۔ طالبعلمی کے ساتھ ساتھ ہمیں مفید مشورے دیتے اور ہنرمند بنا کر ہمارا ابھی اقتصادی بوجھ کم کرنا چاہتے۔ وہ ہم سے کہا کرتے تھے کہ میں آپ کو اگر بتی، موم بتی، عطریات نیز اسی طرح کی کئی اور چیزیں بنانا سکھاؤں گا۔ ایک آدھ چیز بنانے کا طریقہ آپ نے بتایا بھی مگر اپنی معروفیات کے باعث آپ اپنے ارادوں کو پوری طرح عملی جامہ نہ پہنا سکے۔

آپ زندہ دل تھے، باتوں باتوں میں کئی ایک لطائف اور بہت سے دلچسپ قصے سُنایا کرتے۔ غرض مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ ہمیں اُن کے نیک نمونہ کی تقلید کی توفیق عطا فرمائے اور اُن کے پسماندگان کا خود حامی و ناصر ہو۔ آمین

## مال ہو پاس تو دو اس سے زکوٰۃ و صدقہ
## فکرِ مسکیں رہے تم کو غمِ ایّام نہ ہو

مندرجہ بالا شعر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس طرف توجہ دلائی ہے کہ اگر کسی دوست کو اللہ تعالیٰ نے احمدیت جیسی عظیم الشان نعمت کے علاوہ دنیاوی اموال سے بھی نوازا ہے۔ تو زکوٰۃ و صدقہ کی ادائیگی میں وہ کبھی کوتاہی نہ کرے۔ بلکہ یتامیٰ و مساکین کا خیال ہمیشہ مدنظر رکھے اور یہ غم نہ کرے کہ اگر اپنے اموال سے غرباء کی مدد کرے گا تو اس کا روپیہ کم ہو جائیگا۔

اس میں شک نہیں کہ بہت سے صاحبِ نصاب احباب اپنی واجب الادا زکوٰۃ بڑے فکر اور اہتمام سے مرکز میں از خود بھجوا دیتے ہیں۔ مگر دیکھا گیا ہے کہ بعض دوستوں سے مسائل کی لاعلمی کے باعث سستی ہو جاتی ہے۔ ایسے احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ اپنی واجب الادا زکوٰۃ جلد مرکز میں ارسال فرماویں۔ تاکہ مستحقین کی ضروریات پوری ہو سکیں۔

جملہ عہدیداران جماعت کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ وصولی زکوٰۃ کی طرف خصوصیت کے ساتھ توجہ فرمائیں۔ اور صاحب نصاب احباب سے زکوٰۃ کی رقم وصول کر کے خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کروا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

## ضروری تصحیح

غلط فہمی کی بناء پر لجنہ اماء اللہ کراچی کا نام سالانہ رپورٹ کے صفحہ ۴۶ پر کم چندہ دہندگان لجنات کی فہرست میں لکھا گیا تھا۔ انہوں نے بجٹ سے زیادہ چندہ ادا کیا ہے۔ اس لئے ان کا نام بجٹ سے زائد چندہ ادا کرنے والی لجنات میں شامل کیا گیا ہے۔ نیز صفحہ ۱۳۱ پر مرکز کو ادائیگی ۵۰/۷۳،۲۴۴ بحصہ مرکز ۲۲ ½ - ۲۱۸۴ کتابت کی غلطی سے چار ہزار کی بجائے دو ہزار چھپ گیا ہے۔ تمام لجنات اپنی اپنی رپورٹ میں ہر دو جگہ تصحیح کر لیں۔ نیز سالانہ رپورٹ لجنہ اماء اللہ کراچی میں نائبہ سیکرٹری مال مبارکہ بیگم صاحبہ بنت ملک مبارک احمد صاحب کا نام بھی شائع ہونے سے رہ گیا تھا۔

(سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

**تبدیلی بوٹ** گذشتہ جمعہ مسجد اقصیٰ میں میرے نئے بوٹ کسی دوست سے تبدیل ہو گئے ہیں۔ جس کسی کے پاس وہ ہوں وہ مجھے میرے بوٹ پہنچا کر اپنے بوٹ مجھ سے حاصل کر لیں۔ (بشارت محمود (بشارت برادرز) رحمت بازار ربوہ)

## سادہ زندگی اختیار کرنا کیوں ضروری ہے

سادہ زندگی اختیار کرنا کیوں ضروری ہے۔ اس لئے کہ:۔

۱۔ ہم ایسے فالتو اخراجات جنہیں کم کیا جا سکتا ہے کم سے کم کر دیں اور اس طرح دین کی ضرورتوں کے لئے روپیہ بچائیں اور دین کے مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

۲۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سادہ زندگی کا نمونہ جس حد تک بھی ممکن ہو اپنے اندر پیدا کر کے اللہ تعالیٰ کی رضاء کے وارث ہوں۔

اس سلسلہ میں حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"تحریک جدید در اصل اسلام کے احیاء کا نام ہے۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ نے جس طرز پر زندگی بسر کی ہم تحریک جدید کے ذریعہ اس کے قریب قریب لوگوں کو لانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آجکل دنیا کے حالات ایسے رنگ میں بدل چکے ہیں کہ ہم اپنی طرزِ زندگی کی وہی شکل نہیں بنا سکتے جو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کی طرزِ زندگی کی شکل تھی۔ مگر اس کے قریب قریب جس حد تک زمانہ کے حالات ہم کو اجازت دیتے ہیں ہم لوگوں کو لیجانے کی کوشش کرتے رہیں گے۔ اور یہی تحریک جدید کی غرض ہے۔"

(قائد تحریک جدید انصار اللہ مرکزیہ)

## ربوہ کی بہنیں متوجّہ ہوں

امۃ الحی لائبریری جلسہ سالانہ کے بعد دوبارہ کُھل چکی ہے۔ اس میں مذہبی، ادبی، اُردو اور انگریزی ہر قسم کی کتب موجود ہیں۔ بہنیں زیادہ سے زیادہ اس سے فائدہ اٹھائیں۔

لائبریری کُھلنے کے دن:۔ ہفتہ۔ پیر۔ بدھ۔

" " اوقات:۔ ۱۰ سے ½ ۱۱ بجے تک۔

(آفس سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

## تبلیغ اسلام احمدیوں کی غذا ہے

مکرم محمد اصغر صاحب برڈو وارہ ضلع لاڑکانہ سے مطلع فرماتے ہیں کہ:۔

"اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ صالح آباد کا تقرر عمل میں آیا ہے۔ اس لئے ان کا بجٹ تحریک جدید سال رواں ۱۹۷۴-۷۵ء ارسال خدمت ہے۔"

ایک نئی جماعت کے قیام کے معاً بعد اکنافِ عالم میں تبلیغ اسلام کے لئے تحریک جدید کے بجٹ کی طرف توجہ کا مبذول ہونا ظاہر کرتا ہے کہ تبلیغ اسلام احمدیوں کی غذا ہے۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

دیگر جماعتیں بھی اس طرف فوراً متوجہ ہوں۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

## درخواست دُعا

• حیدر آباد سے مکرم مبشر احمد صاحب سہیل نے اپنی ایم۔ ایس سی ایگریکلچر کے امتحان میں اعلیٰ کامیابی پر دس روپے بطور شکرانہ تحریک جدید کو ارسال کرتے ہوئے دُعا کے لئے لکھا ہے قارئین کرام کی خدمت میں ان کی مزید ترقی اور خوشحالی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

• محترمی مرزا محمد شریف صاحب چغتائی ۲۹ ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی کچھ عرصہ سے سانس کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے موصوف کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (نور الحق مظہر گنج مغلپورہ لاہور)

**اکسیر معدہ**:۔ ہاضمہ کے لئے بہترین چورن۔ **نور منجن**:۔ دانتوں کیلئے مفید منجن۔ **خورشید یونانی دواخانہ** رجسٹرڈ گولبازار ربوہ فون ۵۲۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# روحانی پیدائش کو سات درجات میں تقسیم کیا گیا ہے

## چھٹے درجہ میں انسان میں ایسا تقویٰ پیدا ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو کُلّی طور پر اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیتا ہے

(۴)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ المومنون کی آیت وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَائِقَ وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غَافِلِيْنَ کی تفسیر کرتے اور اس ضمن میں روحانی پیدائش کے سات درجوں کی وضاحت کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں :-

"پھر انسان اس سے بھی آگے ترقی کرتا ہے اور چھٹا درجہ اُسے حاصل ہوتا ہے کہ اس میں ایسا تقویٰ پیدا ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو کُلّی طور پر اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں دے دیتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بَلٰى مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (بقرۃ ع ۱۳) یعنی جو لوگ اپنے آپ کو کُلیتہً اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیں اور نیک اعمال بجا لائیں اُن کے لئے اپنے ربّ کے حضور بہت بڑا اجر مقدر ہے اور وہ ہر قسم کے خوف اور حزن سے محفوظ رہیں گے ملکوتی مقام میں تو وہ سمجھتا تھا کہ مَیں بھی کچھ کر سکتا ہوں۔ مجھے حکم دو تو مَیں دوڑ کر اس کی تعمیل کروں گا۔ مگر اس مقام پر پہنچ کر انسان کی یہ حالت ہو جاتی ہے کہ وہ کہتا ہے کہ مَیں تو کچھ بھی نہیں ہوں جس طرح آپ کی مرضی ہو اسی طرح مجھے چلا لیجئے۔ اس مقام پر پہنچ کر اس کے تمام کام خدا تعالیٰ کے کام ہو جاتے ہیں کیونکہ وہ اپنے آپکو خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ایک بے جان ہتھیار کی طرح دے دیتا ہے۔ ایسے لوگوں کی نسبت ہی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بعض لوگ ترقی کرتے کرتے ایسے مقام پر پہنچ جاتے ہیں کہ خدا ان کی آنکھیں اور کان اور ہاتھ پاؤں بن جاتا ہے۔ یعنی اُن کی تمام حرکات و سکنات اس کے منشاء کے مطابق ہوتی ہیں اور وہ ہر ابتلاء اور ٹھوکر سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔

ساتواں مقام جس پر انسان ترقی کرکے پہنچتا ہے وہ وہی ہے جس کا ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ میں ذکر کیا گیا ہے یعنی پھر اُسے ایک اور خلق میں بدل دیا جاتا ہے اور اس پر ایسا آسمانی رنگ چڑھ جاتا ہے کہ پہلے تو وہ خدا تعالیٰ کے بلائے بولتا تھا مگر اب اس کو وہ مقام بخشا جاتا ہے کہ جو کچھ وہ کہتا ہے خدا تعالیٰ بھی اسی کے مطابق اپنے احکام جاری کر دیتا ہے۔ گویا پہلے تو خدا اس کے ہاتھ پاؤں بنا تھا مگر پھر وہ ترقی کرتے کرتے ایسے مقام پر پہنچ جاتا ہے کہ اس کے اپنے ہاتھ پاؤں خدا تعالیٰ کے ہاتھ پاؤں اور اس کی اپنی زبان خدا تعالیٰ کی زبان بن جاتی ہے۔ یہ انسانی کمال کا وہ آخری نقطہ ہے جس پر پہنچ کر خدائی صفات اس کے آئینۂ قلب میں منعکس ہونے لگتی ہیں اور وہ اس کے جلالی اور جمالی کا مظہر ہو جاتا ہے۔ اس سے دشمنی رکھنے والے خدا تعالیٰ سے دشمنی رکھنے والے قرار پاتے ہیں۔ اور اس سے محبت رکھنے والے خدا تعالیٰ کی برکات اور اس کے انعامات کے مورد بنتے ہیں۔"

(تفسیر کبیر سورۃ المومنون صفحہ ۱۴۷)

---

## امیدوار اساتذہ مجلس نصرت جہاں کے انٹرویو کی تاریخ

ایسے تمام امیدوار اساتذہ جنہوں نے مجلس نصرت جہاں کو اپنی درخواستیں بھجوائی ہیں یا مجلس کو اپنی خدمات پیش کرنے کے خواہشمند ہوں وہ ۱۶ ؍ فروری ۷۵ء بروز اتوار صبح ۹ بجے دفتر نصرت جہاں ربوہ بالمقابل مسجد مبارک میں انٹرویو کے لئے تشریف لے آئیں۔ تعلیمی معیار ایم۔اے یا ایم۔ایس سی ہونا چاہیئے۔

سیکرٹری مجلس نصرت جہاں۔ ربوہ

---

## سرحد کے سینئر وزیر حیات محمد شیرپاؤ کو ان کے آبائی گاؤں میں سپرد خاک کر دیا گیا

### آخری رسومات میں صدر فضل الٰہی چوہدری، وفاقی اور صوبائی وزراء نے بھی شرکت کی

پشاور ۹ ؍ فروری۔ صوبہ سرحد کے سینئر وزیر اور وزیر داخلہ جناب حیات محمد خان شیرپاؤ کو آج صبح پشاور کی تحصیل چارسدہ کے "شیرپاؤ" نامی گاؤں میں ان کے آبائی قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ وہ کل پشاور یونیورسٹی کی ایک تقریب میں بم پھٹنے سے ہلاک ہو گئے تھے۔

آخری رسوم میں صدر فضل الٰہی چوہدری، سینیٹ کے چیئرمین حبیب اللہ خان، گورنر سرحد میجر جنرل (ریٹائرڈ) سید غواث، صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ عنایت اللہ خان گنڈاپور، وفاقی اور صوبائی وزراء، بری اور بحری افواج کے چیفس آف اسٹاف، پیپلز پارٹی کے سرکردہ لیڈر، اور کارکن نیز طلباء اور کسان ہزاروں کی تعداد میں شریک ہوئے۔ ان کی میت کو جب قبر میں اتارا گیا تو بہت سے لوگ بے اختیار رو پڑے تدفین سے قبل ہزاروں افراد نے ان کا آخری دیدار کیا۔ راولپنڈی سے وہاں پہنچنے پر صدر فضل الٰہی چوہدری نے اخباری نمائندوں سے باتیں کرتے ہوئے کہا جناب حیات محمد شیرپاؤ کی وفات ایک زبردست نقصان اور قومی المیہ ہے۔ وزیر تعلیم جناب عبدالحفیظ پیرزادہ نے کہا حیات محمد شیرپاؤ نے جو عظیم قربانی دی ہے وہ ہرگز ضائع نہیں جائے گی۔ بلوچستان کے وزیر جناب غوث بخش رئیسانی نے کہا حیات محمد شیرپاؤ نے قومی مفاد کے لئے ایک عظیم قربانی دی ہے۔ بہت سے سربرآوردہ قومی لیڈروں نے ان کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے انہیں شاندار الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا ہے۔ آج پشاور، چارسدہ، مردان وغیرہ مقامات میں مرحوم کے سوگ میں کاروبار بند رہا۔ ان شہروں کے بیشتر مکانوں کی چھتوں پر سیاہ پرچم لہرا رہے تھے۔ پیپلز پارٹی نے آج راولپنڈی میں ایک جلوس نکالا۔ پنجاب میں پیپلز پارٹی کی صوبائی تنظیم نے پارٹی کی تمام شاخوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ جناب حیات محمد شیرپاؤ کی وفات کے سوگ میں ایک ہفتہ تک پارٹی کا پرچم سرنگوں رکھیں۔ مسٹر حیات محمد خان شیرپاؤ کل ۸ ؍ فروری بروز ہفتہ پشاور یونیورسٹی کی ایک تقریب میں بم پھٹنے سے جاں بحق ہو گئے تھے۔ دہشت انگیزی کی اس افسوسناک واردات میں ۸ طلباء و طالبات، شعبہ تاریخ کے سربراہ اور بعض دیگر افراد شدید زخمی ہو گئے تھے۔ اُس روز مسٹر شیرپاؤ پشاور یونیورسٹی کے شعبۂ تاریخ میں طلباء کی انجمن کی سالانہ تقریب حلف برداری میں مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے شریک تھے۔ تقریب ختم ہو رہی تھی کہ سٹیج پر بم پھٹا۔ مسٹر شیرپاؤ کے چہرے اور نچلے دھڑ پر گہرے زخم آئے۔ انہیں فوراً ہسپتال منتقل کر دیا گیا لیکن وہ جانبر نہ ہو سکے۔ (اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ)

---

## چندہ جلسہ سالانہ لازمی ہے

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شوریٰ ۱۹۳۸ء میں فرمایا :-

"آئندہ چندہ جلسہ سالانہ لازمی ہوگا ۔۔۔۔ وہ لوگ جو دس فیصدی چندہ نہیں دیتے انہیں ہم مجبور کریں گے کہ وہ دس فیصدی چندہ ضرور دیں۔"

(رپورٹ مشاورت ۱۹۳۸ء)

مخلصینِ جماعت کی خدمت میں گزارش ہے کہ ازراہِ کرم حسب شرح چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴